Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

ہفتہ
23۔ دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45۔80 نمبر 289 | ہفتہ 30 رجب ۔1416ھ' 23 فتح 1374ھش' 23 ۔دسمبر 1995ء

فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح ہونے ضروری ہیں

یادرکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح ہونے ضروری ہیں (صاحب ایمان) کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے۔ اور پھر اس فضل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قوت ذوق شوق علم سے پیدا ہوتی ہے. جب تک علم اور معرفت نہ ہو کیا ہو سکتا ہے (اے میرے رب میرا علم بڑھا) کی دعا میں یہ بھی ایک سرّ ہے کیونکہ جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا اسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اسے ذوق شوق پیدا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہئے اور یہ علم کبھی حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی تازہ بہ تازہ تجلیات کا ظہور مشاہدہ نہ کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 311)

خدا کے رستہ سے روکا جانے والا مال ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

درحقیقت جو مال کے خدا کے رستے سے روکا جائے وہ ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے اور روحانی ہلاکت ہے جو پہلے پیش نظر ہے۔ ہر ایسا شخص روحانی طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں' ایسی مصیبتیں گھیر لیتی ہیں کہ ان کا کوئی علاج اس کو سمجھ نہیں آتا۔ اور آخری صورت میں ہر ایسے شخص کی دولت ایک لعنتی دولت ثابت ہوتی ہے جو نہ اس کو کوئی فائدہ پہنچا سکی نہ اس کی اولاد کو اور تسکین قلب سے وہ لوگ محروم رہ گئے۔ کئی ایسے لوگ آئے دن خبروں سے پتہ چلتا ہے بڑے بڑے متمول لوگ خودکشی کرکے مرجاتے ہیں۔ ابھی انگلستان ہی میں پچھلے چند سال ہوئے وہ شخص جو امیر ترین اور اخبارات کے اوپر بھی بہت زیادہ موثر انسان تھا' غیر معمولی اثر رکھتا تھا' وہ ایک عیش و عشرت کے ٹرپ پہ Yacht میں یعنی سمندری کشتی میں جو بہت ہی زیادہ عیاشی کے سامانوں سے مزین تھی اس میں بظاہر سیر کے لئے نکلا ہے اور خودکشی کر کے مرگیا۔ بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ وہ دیکھنے میں تو بہت کچھ تھا لیکن اس کے اموال بھی ختم ہو چکے تھے اس کی خوشیاں بھی جاتی رہی تھیں اور جب آخری حساب کتاب ہوئے تو پتہ چلا کچھ بھی اس کا نہیں رہا۔ تو خدا کی تقدیریں مخفی طور پر روحانی لذتیں بھی ایسے بدنصیبوں کی لوٹ لیتی ہیں اور مالی طور پر بھی بالآخر نقصان پہنچ جاتے ہیں۔ مگر وہ نہ بھی پہنچیں تو ہلاکت کی دعا ان معنوں میں ضرور پوری ہوتی ہے کہ اپنی دولت کے مقاصد حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

پس دو قسم کے بدنصیب ہیں ایک وہ جو دولت ہاتھ میں ہوتے ہوئے بھی اسی دولت کے غلام بن جاتے ہیں اور مالک کی بجائے مملوک ہو جاتے ہیں۔ کچھ ہیں جو خرچ کرتے ہیں مگر دنیا پر خرچ کرتے ہیں اور ان کا خرچ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا اور ان کو کوئی تسکین نہیں بخشتا۔

اور پھر وہ ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں ان کے اموال کے بڑھنے کی دعا کی گئی ہے۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کو آج دنیا میں سب سے زیادہ جماعت احمدیہ جانتی ہے۔ خرچ کرنے والوں کے حق میں جو فرشتے دعائیں دیتے ہیں حیرت انگیز طور پر پوری ہوتی ہیں۔ ایک تو عمومی صورت میں دن بدن جماعت کے اموال بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اتنی برکت مل رہی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے دیکھ کر اور دوسرے وہ خاندان جن کے بزرگوں نے قربانیاں دیں میں بارہا آپ کو بتا چکا ہوں انہیں کا فیض ہے کہ اب ان کی اولادوں کے رنگ بدل چکے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ۔ پھر انفرادی طور پر آئے دن میرے سامنے مثالیں ملتی ہیں کہ یہ موقع تھا یہ رقم تھی ہم نے سوچا کہ فلاں مقصد کے لئے جس کی خاطر رکھی گئی تھی وہیں خرچ

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریر فرماتی ہیں۔

محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب اختر آف کینیڈا بیمار ہیں ان کا آپریشن ہوا ہے۔ خاکسارہ احباب جماعت سے ان کی کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب واقف زندگی لکھتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز نصیر احمد شفیق ایم ایس سی جیالوجسٹ اسلام آباد کو مورخہ 95۔9۔13 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے "خلیق احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود "وقف نو" میں شامل ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالباسط مبشر صاحب ہالینڈ کو 95۔9۔28 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بچی کا نام ماریہ باسط عطا فرمایا ہے۔

اسی طرح مکرم عبدالحق مبشر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 95۔10۔7 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نائلہ رحمان نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سلطان سرور خان صاحب ولد مکرم مجید اللہ خان صاحب آف ٹوپی حال دارالصدر غربی ربوہ مورخہ 8 جون 1995ء بروز جمعۃ المبارک صبح 4.30 پر حرکت قلب بند ہو جانے سے بتقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے ان کا جنازہ بیت المبارک میں بعد عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23- فتح 1374 ھش   23 - دسمبر 1995ء

ایک اہم فیصلہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ

"آپ کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس دنیا کا مال یا اس دنیا کا مال بھی اور آخرت کا مال بھی۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہے۔ کلام الٰہی یہ نہیں کہتا کہ آپ اس دنیا کو کلیتہً "چھوڑ دیں بلکہ خدا تعالیٰ مادی اور روحانی اموال میں ایک توازن قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ روحانی اموال کو حاصل کرنے کی سچے دل سے کوشش کروگے تو دنیاوی اموال تمہارے پیچھے آئیں گے۔ آپ خدا تعالیٰ کے دوست بن جائیں اولیاء اللہ بن جائیں۔ جب آپ کسی کو دوست بناتے ہیں تو کیا آپ اس کو کسی چیز کا آدھا حصہ دیں گے۔ ایسا دوست جس کے ساتھ آپ کو محبت ہے اس کو پورا حصہ دیں۔ تو وہ نہ صرف پورے کا پورا آپ کو لوٹا دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ کو عطا کرے گا۔ احمدیوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط اور مکمل تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں۔ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ خدا کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم کریں۔ ان کو روزانہ بتائیں کہ خدا ہی سب کچھ ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرو۔"

اس ارشاد میں سب سے پہلے جو بات ہمارے سامنے لائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ دنیا بھی ہے اور دوسری دنیا بھی۔ اس دنیا کا مال بھی ہے اور دوسری دنیا کا مال بھی۔ اس دنیا کا مال حاصل کرنے والے کے لئے ضروری نہیں کہ دوسری دنیا کا مال بھی اسے مل جائے۔ لیکن دوسری دنیا کا مال حاصل کرنے والے کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے اس دنیا کا مال بھی دے گا۔ گویا کہ اگر اس دنیا کا بھی مال لینا ہو اور اس دنیا کا بھی مال لینا ہو تو پہلے اس دنیا کے مال کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اس دنیا کا مال اس دنیا کے مال کو بھی ساتھ لاتا ہے۔ جبکہ اس دنیا کا مال اُس دنیا کے مال کو ساتھ لانے کا ذمہ نہیں لے سکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کیا چاہتا ہے کیا وہ اسی دنیا کا مال لے کر خوش ہو جانا چاہتا ہے اور اگلی دنیا کا خیال بھی نہیں کرتا۔ یا اگلی دنیا کا مال لے کر اس دنیا کا مال بھی اس کے ساتھ لے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ اس دنیا کو چھوڑ دیا جائے۔ اگرچہ یہ ضرور کہا ہے کہ صرف اسی دنیا کا فریفتہ نہ ہو جائے ایسا نہ ہو کہ دوسری دنیا کو بھلا دیں اور صرف اسی دنیا کے پیچھے دوڑتے پھریں۔ خدا تعالیٰ ایک توازن قائم کرنا چاہتا ہے اور وہ توازن اس طرح ہو سکتا ہے پہلے دوسری دنیا خیال کیا جائے اس کا مال حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور پھر اس کے ساتھ ہی اس دنیا کا مال بھی وصول کر لیا جائے۔ اور اس سلسلے میں حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ بات صرف بڑوں کے لئے نہیں چھوٹے بچوں کو بھی شروع ہی سے یہ سکھانا چاہئے کہ نیکیاں دوسری دنیا کا مال فراہم کرتی ہیں اور دوسری دنیا کا مال فراہم کئے جانے کے بعد اس دنیا کا مال بھی۔

تم کو پچھتانا پڑے گا اپنے ظلم و جور پر
میں ثبات و صبر سے رکھوں گا اپنا سر بلند
موردِ فضلِ خدا ہوگی مری مظلوم ذات
اور تمہاری روح کو ہر لمحہ پہنچے گی گزند

ابوالاقبال

بزبان حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

یہ راحتِ جاں نورِ نظر تیرے حوالے
یا ربّ مِرے گلشن کا شجر تیرے حوالے

اِک رُوٹھنے والی کی امانت تھی مرے پاس
اب لختِ دلِ خستہ جگر تیرے حوالے

ظاہر میں اسے غیر کو میں سونپ رہا ہوں
کرتا ہوں حقیقت میں مگر تیرے حوالے

پہنے ہے یہ ایمان کا اخلاق کا زیور
یہ لعل یہ الماس و گہر تیرے حوالے

یہ شاخ قلم کرتا ہوں پیوند کی خاطر
اتنا تھا مرا کام "ثمر" تیرے حوالے

سنت تیرے مرسلؑ کی ادا کرتا ہوں پیارے
دلبند کو سینہ سے جدا کرتا ہوں پیارے

بزبان عزیزہ امتہ النّصیر بیگم صاحبہ

یہ نازشِ صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولا مِرا نایاب پدر تیرے حوالے

اس گھر میں پلی بڑھ کے جواں ہو کے چلی میں
پیارے ترے "محبوب" کا گھر تیرے حوالے

سب چُھٹتے ہیں ماں باپ بہن بھائی بھتیجے
یہ باغ یہ بُوٹے یہ ثمر تیرے حوالے

گھر والے تو یاد آئینگے یاد آئے گا گھر بھی
یہ صحن یہ دیوار یہ در تیرے حوالے

جب مُجھ کو نہ پائیں گے تو گھبرائینگے دونوں
یا ربّ مِری اُمی کے پسر تیرے حوالے

مجبور ہُوں مجبور ہُوں منہ موڑ رہی ہوں
چھوڑا نہیں جاتا ہے مگر چھوڑ رہی ہوں

سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

جب میں یورپ گیا ہوں تو اس وقت تک ابھی نوکروں کی تنخواہیں اتنی زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ تب بھی ہم نے جو عورت رکھی ہوئی تھی اسے ہم 21 شلنگ ہفتہ وار یا ساٹھ روپے ماہوار دیا کرتے تھے اور ساتھ ہی کھانا بھی دیتے تھے پھر ان کی یہ شرط ہوا کرتی تھی کہ ہفتہ میں ایک دن کی پوری اور ایک دن کی آدھی چھٹی ہو گی۔ ڈیڑھ دن تو اس طرح نکل گیا جس میں گھر والوں کو خود کام کرنا پڑتا تھا۔ آقا بہتیری شور مچاتی رہے کہ کام بہت ہے وہ کہے گی میں نہیں آسکتی کیونکہ میری چھٹی کا دن ہے پھر جتنا وقت مقرر ہو اس سے زیادہ وہ کام نہیں کرے گی۔ کتنا بھی کام پڑا ہو وہ فوراً چھوڑ کر چلی جائے گی۔ اور کہے گی کہ وقت ہو چکا ہے۔ دراصل اس میں اس کا کوئی قصور نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے اختیار میں ہی نہیں ہوتا کہ زیادہ کام کریں کیونکہ وہاں ہر طبقہ کے لوگوں کی انجمنیں بنی ہوئی ہیں کوئی گھر کے نوکروں کی انجمن ہے کوئی قلیوں کی انجمن ہے۔ کوئی انجنوں میں کوئلہ ڈالنے والوں کی انجمن ہے۔ کوئی استادوں کی انجمن ہے۔ ان انجمنوں کی سفارش کے بغیر کسی کو کوئی نوکری نہیں ملتی۔ اگر وہ زائد کام کریں تو انجمن کی ممبری سے ان کا نام کٹ جاتا ہے۔ پھر انہیں کہیں ملازمت نہیں ملتی۔ ہمیں وہاں مضمون لکھنے کے لئے ایک ٹائپسٹ کی ضرورت تھی۔ دفتر نے ایک عورت اس غرض کے لئے رکھی جو زیکوسلویکیا کی رہنے والی تھی اسے ہمارے مضامین پڑھنے کے بعد سلسلہ کے ساتھ دلچسپی ہو گئی۔ مگر مشکل یہ تھی کہ اس کا وقت ختم ہو جاتا اور ہمارا کام ابھی پڑا ہوا ہوتا۔ بعض دفعہ ہمیں دوسرے ہی دن مضمون کی ضرورت ہوتی۔ اور وہ کہتی کہ میں اب جا رہی ہوں کیونکہ وقت ہو گیا ہے۔ مگر چونکہ اسے ہمارے سلسلے سے دلچسپی ہو گئی تھی اس لئے وہ کہتی کہ میں زائد وقت کی ملازمت تو نہیں کر سکتی لیکن میں یہ کر سکتی ہوں کہ مضمون ساتھ لے جاؤں اور گھر پر اسے ٹائپ کروں۔ انجمن والے مجھے گھر کے کام سے نہیں روک سکتے۔ اس وقت میرا اختیار ہے کہ میں جو چاہوں کروں۔ آپ مجھے اس وقت کی تنخواہ نہ دیں۔ میں آپ کا کام مفت میں کروں گی یا اگر مجھے کچھ دینا چاہیں تو بعد میں انعام کے طور پر دے دیں۔ اس طرح وہ مشن کا کام کیا کرتی تھی۔ کیونکہ ڈرتی تھی کہ اگر انہیں پتہ لگا کہ میں چھ گھنٹے سے زیادہ کہیں کام کرتی ہوں تو وہ مجھے نکال دیں گے اور پھر مجھے کہیں بھی نوکری نہیں ملے گی۔ یہ چیزیں ابھی ہمارے ملک میں نہیں آئیں۔ لیکن جب آئیں تو پھر لوگوں کے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اب تو پانچ سات روپیہ میں نوکر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جس دن نوکر کی پچاس روپیہ تنخواہ ہو گئی۔ اور سو روپے تمہیں ملا تو تم نوکر کہاں رکھو گی۔ آجکل یورپ میں نوکر کی تنخواہ تین پونڈ ہفتہ وار ہے۔ جس کے معنے آجکل کے پاکستانی روپیہ کی قیمت کے لحاظ سے 120 روپیہ ماہوار کے ہیں۔ اور کھانا بھی ساتھ ہی دینا پڑتا ہے اس زمانہ میں اوپر کے طبقہ کی تنخواہیں گر رہی ہیں اور نچلے طبقے کی تنخواہیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص سات آٹھ سو روپیہ ماہوار لیتا ہے وہ بھی ملازم نہیں رکھ سکتا۔ صرف ہزاروں روپیہ ماہوار کمانے والا ملازم رکھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہی کیا جا سکتا ہے کہ ایک وقت کا کھانا دو تین وقتوں میں کھا لیا۔ یا ایک وقت ہوٹل میں جا کر کھا لیا اور دوسرے وقت کے کھانے میں کولڈ میٹ استعمال کر لیا۔ اس طرح بہت سا وقت اور کاموں کے لئے بچ سکتا ہے۔ پھر ہمارے یہاں یہ بھی ایک نقص ہے کہ بچوں کو کام کرنے کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ بچے دستر خوان پر بیٹھے ہیں اور شور مچا رہے ہیں کہ امی نوکر پانی نہیں لاتی کہ ہم ہاتھ دھوئیں۔ امی نوکر نے برتن صاف نہیں کئے۔ امریکہ میں ہر بچہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے برتن کو خود دھو کر رکھے۔ اور اگر وہ نہ دھوئے تو اسے سزا ملتی ہے۔ کیونکہ ماں اکیلی تمام کام نہیں کر سکتی اگر وہ کرے تو اس کے پاس کوئی وقت ہی نہ بچے۔ وہ اسی طرح کرتی ہے کہ کچھ کام خود کرتی ہے اور کچھ کاموں میں بچوں سے مدد لیتی ہے۔ غرض یورپ میں اول تو روٹی بازار سے منگوائی جاتی ہے۔ پھر انہوں نے کولڈ میٹ اور اسی قسم کی اور چیزیں ایسی بنالی ہیں جن کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور بجائے اس کے کہ ہر وقت گرم کھانا کھایا جائے وہ اسی سے روٹی کھا لیتے ہیں۔ پھر ایک وقت کا پکا ہوا کھانا دو وقتوں میں کھا لیتے ہیں۔ اور پھر کام میں بچوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح بہت سا وقت بچا لیا جاتا ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک لطیفہ پڑھا۔ جو امریکہ کے ایک مشہور رسالے میں شائع ہوا تھا۔ اور جس سے ان لوگوں کے کیریکٹر پر خاص طور پر روشنی پڑتی ہے۔ ایک باپ کہتا ہے کہ میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ میرے بچوں کو کبھی کبھی بھول جاتا ہے کہ آج سکول جانا ہے۔ کبھی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ ہم نے اپنے برتن صاف کرنے ہیں۔ کبھی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ ہم نے اتنے بجے سونا ہے۔ لیکن اگر کبھی ہنسی میں میں نے اپنے بچوں سے کوئی وعدہ کیا ہوا ہوتا ہے اور اس پر پانچ سال بھی گزر چکے ہوں تو وہ ان کو نہیں بھولتا۔ اس مثال سے ان کے کیریکٹر کا پتہ لگتا ہے۔ کہ وقت پر سونا۔ وقت پر سکول جانا۔ وقت پر کپڑے بدلنا اور کھانے کے برتن دھونا یہ سب بچوں کو سکھایا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ان کے فرائض میں شامل کی جاتی ہیں۔ اس رنگ میں انہوں نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ ان کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔

ہماری تاریخ

اخبار ٹروتھ کے 30 مئی 1958ء کے پہلے صفحے پر مسٹر عبدالمجید بھٹی بی۔اے۔بی۔ٹی کی تصویر کے ساتھ یہ خبر درج ہے:۔

مسٹر اے۔ایم۔ بھٹی۔ بی۔اے۔ بی۔ٹی (پاکستان) ٹیچرز ٹریننگ کالج (مسلمز) کے پرنسپل کے طور پر پاکستان سے آئے ہیں سوموار کے روز اربنان سے یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر آپ کے استقبال کے لئے نائیجیریا کے معروف مسلمان وکیل الحاج جبریل مارٹن جو کونسل آف مسلم سکولز پروپرائٹرز کے پریذیڈنٹ ہیں۔ مولوی نسیم سیفی چیف احمدیہ مشنری اور ٹیچرز ٹریننگ کالج کمیٹی کے چیئرمین۔ مسٹر اے۔ کے لاگوڈا جو کونسل آف مسلم سکولز پروپرائٹرز کے سیکرٹری ہیں۔ مولوی ایم۔اے۔ قریشی مولوی این۔ ڈی۔ اے شیخ اور دیگر احباب ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مسٹر بھٹی نے بی۔اے اور بی۔ٹی کے علاوہ انگلستان سے ڈپلوما ان ایجوکیشن (انگلستان ٹیچنگ) بھی حاصل کیا ہوا ہے اور آپ نے ثانوی سکولوں میں انگریزی کی تعلیم کی خصوصیت سے ٹریننگ حاصل کی ہوئی ہے۔ ٹیچرز ٹریننگ کالج موجودہ وقت میں توپاپا میں ہے لیکن اس کی مستقل عمارت فیڈرل گورنمنٹ سورولیرے میں بنانے کا انتظام کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال کے اندر یہ عمارت تعمیر ہو جائے گی۔

جب "وانا" (ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی) نے مسٹر بھٹی سے انٹرویو کیا تو انہوں نے ہوائی اڈہ پر کہا کہ پاکستان کے مسلمانوں کے دل میں نائیجیریا کے باشندوں کے لئے بڑی گڈوِل ہے اور وہ اس بات میں خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں کی ہر طرح کی مدد کی جائے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا یہاں کے سکولوں کے لئے مزید اساتذہ پاکستان سے یہاں آنے کے لئے تیار ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات ان کے علم میں ہے کہ وہاں کے بہت سے اساتذہ نائیجیریا میں آکر تدریس کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن انہیں یہاں بلانے کے لئے یہاں کے مقامی باشندوں کو اقدام کرنا چاہئے۔ مسٹر بھٹی فی الحال احمدیہ مشن ہاؤس 45 ایڈو ماگبو ایونیو لیگوس میں قیام پذیر ہیں۔

دی ٹروتھ کے 14۔ اگست 1959ء کے شمارے میں مسٹر ایم۔ ایس بخش کا برٹش گیانا سے ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں:۔

میرے پیارے مولوی صاحب سلام و دعا۔

آپ کے محبانہ خط اور نہایت پیارے جذبات اور اچھے مشورے کا بہت بہت شکریہ۔ 12۔ جولائی کو ہم نے احمدیہ جماعت کی اپنے ملک میں ایک شاخ کھولی ہے۔ اس وقت تو ہمارے اراکین کی تعداد تھوڑی سی ہے یعنی 33۔ میں ان کا صدر منتخب کیا گیا ہوں اور مسٹر ایم۔ یوسف خان جنرل سیکرٹری۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور حضرت امام جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہم یہاں اپنے مشن کی تعمیر کریں۔ میں ایک ہائی سکول بھی شروع کرنا چاہتا ہوں جس میں انگریزی اور دینی تعلیم دی جائے گی۔ لیکن اس سب کچھ کا انحصار مرکز پر ہے کہ ہمیں اجازت بھی وہاں سے ملے گی اور جلدی مشنری بھیجنے کا بھی وہی اہتمام کریں گے۔ کچھ عرصہ ہوا ہمیں مرکز سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ایک مربی جلد بھیجا جائے گا۔ اور یہ مربی ایسا ہو گا جو مربی انچارج بھی ہو اور ہمارے سکول کا پرنسپل بھی۔ ممکن ہے یہ سمجھا جائے کہ میں ضرورت سے زیادہ تیز چلنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہمیں عمارت کب میسر آئے گی جہاں ہم اپنے سکول کا آغاز کریں۔ کیا اس پر دس سال لگیں گے۔ میں اس سکول کی عمارت کے ئے اپنی جائیداد کا ایک حصہ دینے کے لئے تیار ہوں جب تک کہ ہم باقاعدہ عمارت تعمیر نہیں کر لیتے۔ میں اس بات سے خوشی محسوس کروں گا اگر آپ جماعت کی تربیت کے لئے مجھے مزید لٹریچر ارسال کریں۔ ہم یہاں ویسٹ انڈیز میں مولوی بی۔اے۔ آرچرڈ (انگریز مربی) کے زیر اہتمام ایک رسالہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کے لئے اور ساری جماعت کے لئے دعاگو ہیں کہ نائیجیریا میں جماعت جلد جلد ترقی کرے اور اسی طرح سارے براعظم میں بھی۔

صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے

صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے ہر حرکات و سکنات و قول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو اور اس کے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات و سکنات۔ افعال و اقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا تو یقین کامل ہے کہ وہ اگر دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد- لاہور کینٹ

سسرالی رشتے

انسان کو اس دنیا میں خوشحال زندگی گزارنے کے لئے جہاں مادی چیزوں کی ضرورت ہے وہاں اس کے دل و دماغ کے سکون اور چین کے لئے یہ امر بھی بہت ضروری ہے کہ جب اس کی اولاد بچپن سے جوانی میں قدم رکھے۔ اور اس کی شادیاں خانہ آبادیاں ہوں تو اس کو ہمیشہ ہمیش اپنی آل اولاد کی طرف سے اچھی اچھی اور خوشکن خبریں ہی آتی رہیں۔ اور اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ فرمانبردار ہو۔ مگر بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بظاہر بڑے ٹھیک ٹھاک۔ متحد اور پیار سے رہنے والے گھر بچوں کی شادیوں کے بعد نصیب دشمناں ایک امتحان کی کیفیت میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ وقت اور مرحلہ تھا کہ وہ اپنی اولاد کے بارہ میں مطمئن ہوتے۔ طرح طرح کے قضیئے سر اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ذرا تدبر اور گہرائی کی نظر سے حالات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی کے لڑکے کی شادی ہوئی تو بہو کے آتے ہی تھوڑے دنوں بعد گھر میں ایک اکھاڑ پچھاڑ شروع ہو گئی اور اگر بیٹی بیاہی گئی۔ تو پتہ چلا وہ صاجزادی اپنے کو وہاں کے ماحول میں ڈھالنے میں مشکل محسوس کر رہی ہے۔

افسوس اس بات پر ہے کہ آجکل جدید دور میں جبکہ تعلیم عام ہے۔ لوگ دوسرے ممالک کی سیر کو بھی جاتے ہیں۔ ہر طرح کے معاشروں اور تہذیبوں کو بڑا قریب سے دیکھتے ہیں۔ پھر بھی ان کے اپنے گھر۔ خاندان اور بچوں کی زندگیوں میں ایک طوفان برپا ہے۔ گزرے وقتوں میں خال خال سنا کرتے تھے کہ فلاں شہر میں ہمارے جاننے والوں میں طلاق کا واقعہ پیش آیا ہے۔ مگر یقین جانئے اب تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہیومن رائٹس یعنی انسانی حقوق کے اظہار کا پہلا طریقہ گویا خلع اور طلاق بن کر رہ گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق۔ معمولی معمولی چیزوں پر خلع۔ ایک جگہ سے خبر آئی کہ صاجزادے نے دلہن کو طلاق دے دی ہے کہ لڑکی باسلیقہ نہیں۔ بھئی کیا خرابی ہے۔ تو بتایا گیا کہ کمرہ ٹھیک طور پر سیٹ نہیں کر سکتی۔ ٹھیٹھ لہجہ میں بات کرتی ہے۔ یا کھانا ٹھیک طرح پکانا نہیں آتا۔

خیر موجودہ جدید ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دور کے نت نئے مسائل نے جہاں نوبیاہتا رشتوں کے بندھنوں کو بے دردی سے توڑ مروڑ کر رکھ دیا وہاں ان خستہ حال خاندانوں کے لئے دوبارہ اپنے بچوں کو ازدواجی طور پر آباد کرنے میں بھی بڑی مشکل کا سامنا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس گرتی ہوئی حالت کو سنبھالا دیں۔ اس مصنوعی اور نقلی ماحول کو خیرباد کہہ کر اپنی پرانی قدروں کی طرف لوٹیں۔ تاکہ جہاں ہم والدین کو ذہنی و قلبی آرام و سکون نصیب ہو ہماری اولادیں بھی یقین۔ اعتماد اور محبت و پیار کے ساتھ اپنی نئی زندگیاں بسر کریں۔ اس سے سب کا بھلا ہو گا۔ چند ایک تجاویز اس بارہ میں عرض کی جاتی ہیں۔ جن پر عمل کر کے زندگی میں ایک چین اور آرام کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

(1) شادی بیاہ کے نتیجہ میں دو خاندانوں کا اکٹھ معرض وجود میں آتا ہے۔ لہذا یہ توقع نہ کی جائے کہ آنے والی بہو فوری طور پر ہمارے خاندان میں یکسر ہمرنگ ہو جائے گی۔ وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ وہ نئے ماحول کو اپنائے گی۔ آپ کی عادات اطوار طور طریقے اس کو پسند آنے لگیں گے۔ اور کہیں کہیں آپ کو بھی اس کی بعض چیزوں میں خوبی دکھائی دے گی۔

(2) ساس جب بہو سے کوئی برتاؤ کرے' کوئی رویہ اپنائے تو وسیع القلبی۔ کشائش اور دریادلی کو سامنے رکھے۔ یہ بھی خیال ہو کہ اس کی بیٹی بھی کسی کی بہو ہے اسی طرح نندیں بھی اس سے بڑی شائستگی اور پیار سے مل کر رہیں اس طرح گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ بعض اوقات ذرا سی بے احتیاطی معاملات کے بگاڑ کا باعث بن جایا کرتی ہے۔

(3) شادی کے وقت سمجھدار اور دانا والدین اپنی بیٹی کو تاکیدی نصیحت کیا کرتے ہیں کہ بیٹی ہم سے جو بن پڑا وہ ہم نے تمہارے لئے کیا۔ اب اس سے آگے ہم کچھ کرنے کی حیثیت میں نہیں ہیں۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ اپنے آپ کو اس نئی جگہ میں سیٹ کرو اگر خدانخواستہ سسرال کی کوئی خراب خبر یا جھگڑے کی بات ہے تو ہم تک ہرگز نہ پہنچانا۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ ہاں البتہ پریشان ضرور ہو جائیں گے۔ ہاں اچھی اور خوشکن باتوں سے ضرور آگاہ کرتی رہنا۔ یقین جانئے اگر بیٹی یہ بات پلے باندھ لے تو ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں جھگڑوں اور قضیوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ افسوس ہے ان بچیوں پر جو سسرال کی چھوٹی بڑی ہر بات اپنے والدین خاص طور پر اپنی ماں کو پہنچاتی ہیں۔ پھر والدہ نمک مرچ لگا کر اس پر اپنا ردعمل دکھاتی ہے اور وہی ہونے لگتا ہے جس کا ڈر تھا۔

اپنی اولاد کی شادی کے بعد ناجائز ہمدردی بے جا خبرگیری اور نامعقول دخل اندازی سے پرہیز لازم ہے ورنہ اس پر عمل کر کے گویا ہم اولاد کے آگے کانٹے بو رہے ہیں۔

(4) بہو اور بیٹی ہر دو کا فرض ہے کہ اپنے اپنے سسرال میں جا کر اپنے کو وہاں ڈھال لیں اور بات بات پر اپنے میکے سے تقابل کی صورت پیدا نہ کریں۔

(5) سسرال والوں کا بھی فرض ہے کہ بہو کو بہت محبت پیار اور توجہ کا سلوک مہیا کریں اس کے اٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ آنے جانے۔ سونے جاگنے پر پہرہ ہی نہ بٹھا دیں آخر بیچاری ایک کم عمر بچی ہی تو ہے۔ بہو کو بیٹی کا پیار دیں۔ داماد کو بیٹے کا درجہ دیں۔ کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ عمر رسیدہ بظاہر زمانہ کے سرد گرم چشیدہ حضرات بھی عام گھریلو ماحول میں بہو یا داماد سے بات کرتے جیسے تن جاتے ہیں۔ گویا کہ ایک سرکاری اور دفتری انٹرویو لے رہے ہوں۔ ان رشتوں سے پیار کیجئے ان میں بے تکلف زندگی گزاریئے۔ قدم قدم پر بہت زیادہ احتیاط اور سیانا پن معاملات کو خراب کر دے گا۔

چند ایک باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ جو عام طور پر مشاہدہ میں آتی ہیں۔ اور بھی کئی ایک مسائل ہوں گے۔ اگر ہماری انسانی کوششیں صورت حال کو سلجھانے میں کامیاب ہوتی نظر نہ آئیں تو دعا کا مضبوط اور یقینی ہتھیار تو ہمارے پاس بفضل تعالیٰ ہے ہی وہ ذات عالی جناب دلوں کو اپنے قبضے میں رکھتی ہے۔ اس کے آگے عرض کریں کہ الٰہی ہمارے بچوں کے مستقبل کے متعلق اپنا رحم اور فضل فرما دے تو کوئی وجہ نہیں اس کی رحمت بارش بن کر نہ برسے۔ اے خدایا تو ایسا ہی کر۔

حضرت صاحب نے بھی اپنے کئی ایک خطبوں اور خطابات میں اس موضوع پر بڑی قیمتی نصائح بیان فرمائی ہیں۔ آپ نے جس تفصیل وضاحت اور شرح سے عقدہ کشائی کی ہے تو یوں معلوم لگتا ہے کہ امام جماعت (خدا تعالیٰ ان کی زندگی اور صحت میں بے انتہا برکت دے) نے اس مضمون کا بڑا وسیع احاطہ کیا ہے۔ اور جماعت کے اندر کئی ایک جگہوں پر جو اپنی کم عقلی۔ ناسمجھی اور معاملہ فہمی کے فقدان کی وجہ سے خرابی پیدا ہوئی ہے اس کا بروقت اور فوری علاج تجویز فرمایا ہے۔

ان باتوں پر عمل کر کے ہم اپنا ہی فائدہ کر رہے ہیں کسی بات کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ سراپا شفقت محبت پیار الفت کی ایک چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔ زندگی میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ جائے گی۔ پریشان حال گھرانے دمک اٹھیں گے۔ نفرتوں کدورتوں کی جگہ صلح امن اور پیار پیدا ہو جائے گا یہ ایک مجرب نسخہ ہے۔ اس کو آزمایئے۔

ولی الرحمان سنوری

محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ

مورخہ 26۔ اکتوبر 1995ء میری زندگی میں کبھی نہ بھولنے والا دن تھا جو میری پیاری والدہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری کو مجھ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا کر گیا عمر کے تقاضا کے باعث کچھ نہ کچھ تکلیف تو پیاری امی جان کو کبھی کبھار ہو جاتی تھی لیکن اب بظاہر دو ماہ سے ٹانگ میں درد کی تکلیف کے باعث طبیعت بہت پریشان تھی۔ اگرچہ درد میں بھی افاقہ تھا لیکن اچانک دل کے دورے سے ان کی وفات کا ہونا میرے لئے بہت ہی صدمے کا باعث ہے کسی طرح یقین نہیں آتا لیکن خدا کے حکم کے آگے سر جھکانا ہی پڑتا ہے چنانچہ صبر کا دامن تھامتے ہوئے خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں جس نے پیاری امی جان کی ہر خواہش اتنے قریب ہو کر سنی اور پوری کی کہ بے انتہا رشک آتا ہے۔

پیاری امی جان کی یہ دلی خواہش تھی کہ خدا انہیں کسی کا محتاج نہ کرے اور موت کی گھڑی ان پر آسان رہے چنانچہ خدائے ربّ کریم نے اپنے فضلوں کی چادر میں لپیٹتے ہوئے امی جان کو کسی کا محتاج نہ کیا چونکہ ٹانگ کی درد زیادہ بڑھتی جا رہی تھی اور چلنا بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا اس لئے بہت پریشان تھیں کہ اب میں چلنے سے محتاج ہو جاؤں گی تو کون مجھے سنبھالے گا حالانکہ خدا کے فضل سے آپ کی ساری اولاد بہت ہی نیک فرمانبردار اور اطاعت گزار ہے تمام بہوئیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ پیار کرنے والی ہیں خدمت گزار ہیں لیکن پھر بھی ان کو یہ احساس تھا کہ میں کسی پر بوجھ نہ بنوں اور خدا نے ان کی تمنا اس رنگ میں پوری کر دی کہ انہیں کسی کا محتاج نہ کیا۔ اور موت کی گھڑی بھی ان پر اتنی آسان رہی کہ کسی کو بھی خبر نہ ہو سکی کہ وہ ہم سے جدا ہو رہی ہیں آخری وقت تک ٹھیک ٹھاک باتیں کرتے ہوئے ظہر کی عبادت کی تیاری کی اور عبادت کی حالت میں ہی خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

خاکسار بھی اس روز صبح سلام دعا کر کے حال چال پوچھ کر چند ایک باتیں کر کے ٹھیک ٹھاک رخصت ہو کر دفتر گیا لیکن یہ تو علم ہی نہ تھا کہ یہ ملاقات آخری ملاقات ہے۔ ایک بجے جب وفات کی اطلاع ملی تو جسم سے جان ہی نکل گئی کہ یہ میں کیا سن رہا ہوں بہرحال اس خدا کی مرضی پر راضی ہوں جس کے پاس آخر سب نے حاضر ہونا ہے۔ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہونے کے ناطے میں اپنی والدہ کے پاس ہی رہتا تھا میری بیوی اور بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتی تھیں۔ میری بیگم نے بھی ہمیشہ اپنی ماں کی طرح ان کی عزت اور خدمت کی ان سے پیار کیا اور پیار لیا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد آفتاب .... بشکریہ اردونامہ

اردو میں ہمزہ (ء) کا استعمال

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ اردو تحریروں میں ہمزہ کے استعمال میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ بعض مقامات پر بغیر کسی وجہ کے ہمزہ لگا دیا جاتا ہے اور جہاں ہمزہ ضروری ہوتا ہے وہاں کاہلی یا لاعلمی کے سبب چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہمزہ کا غلط استعمال اخبارات' ناول' افسانوں اور اسی قبیل کے دوسرے ادب میں عام نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ اور طلبہ بھی اکثر نادانستگی میں اس قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اسکولوں کے اساتذہ کو ان کی درسی ٹریننگ کے دوران میں اصلاح زبان کی طرف توجہ نہیں دلائی جاتی۔ جبکہ استاد ہونے کی حیثیت سے ان کے نصاب میں زباندانی کو ایک لازم مضمون کی حیثیت سے شامل ہونا چاہئے لیکن عملاً ایسا نہیں ہوتا جس کے سبب اساتذہ طلبہ کے سامنے زبان کی غلطیوں کا غیر شعوری طور پر بار بار ارتکاب کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طلبہ بھی ان غلطیوں کو اپنی دانست میں درست سمجھ کر اپنا لیتے ہیں۔ اعلیٰ سطح کی تدریس میں بھی ادب پر ہی زیادہ زور دیا جاتا ہے اور زبان کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ لہٰذا طلبہ الفاظ کی جو املا اپنی ابتدائی جماعتوں میں سیکھتے ہیں وہ آخر تک قائم رہتی ہے اور رفتہ رفتہ پختہ ہو جاتی ہے۔ اگر یونیورسٹی کے اساتذہ طلبہ کے لکھے ہوئے نوٹس کی اصلاح کر دیں تو اغلاط کی بڑی حد تک درستی ممکن ہو جائے۔

طلبہ اور اساتذہ کے علاوہ کاتب حضرات بھی زبان کی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور پروف ریڈر حضرات بھی اپنے فرائض میں تساہل برتتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تحریر میں جو اغلاط موجود ہوتی ہیں وہ جوں کی توں رہتی ہیں۔ ایسے کا وقت تو وہ ہوتا ہے جب درست لکھے ہوئے لفظ کو' کاتب اپنی دانست میں غلط سمجھتے ہوئے' خود درست کر دیتا ہے اور وہ اس طرح چھپ کر قارئین کے سامنے پہنچ جاتا ہے۔ ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور' اپنے یکم جنوری 1990ء کے مکتوب میں راقم کو تحریر کرتے ہیں "کچھ عرصہ قبل میری کتاب فارسی شاعری میں طنز و مزاح" (جو اب بفضلہ تعالیٰ چھپ چکی ہے) کا کتابت شدہ مسودہ میرے سامنے آیا تو میں نے سر پیٹ لیا حالانکہ میں نے ناشر سے کہہ رکھا تھا کہ کاتب سے کہے' میرے مسودے کے مطابق املا رکھے۔ مطلب یہ کہ حضرت کاتب اپنا ہاتھ دکھانے سے باز نہیں رہتے۔" اور اسی طرح قارئین بھی اس غلط املا کو درست خیال کرنے لگتے ہیں جو بار بار ان کی نظروں کے سامنے آتا ہے۔ لہٰذا ناشر اور پروف ریڈر حضرات کے فرائض میں یہ ضرور شامل ہونا چاہئے کہ وہ تحریر میں املا کی غلطیوں کی اصلاح کریں تاکہ جو کچھ سامنے آئے وہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہو۔

زیر تحریر مقالہ ہمزہ "ء" کے درست استعمال پر مبنی ہے اور اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے لیکن ہم یہاں پر اختصار سے (جگہ کی قلت کے باعث) پیش کر رہے ہیں۔

"الف" اور "واؤ" کے سوا کوئی حرف جس کے نیچے زیر ہو اور اس کے بعد "یے" ہو اور "یے" لفظ کا آخری حرف بھی ہو تو وہاں "ء" نہیں آئے گا بلکہ "ی" کا استعمال ہوگا' جیسے

درست الفاظ	غلط الفاظ
لیے (ل+ی+ے	لئے لیئے
کیے	کئے کیئے
دیے	دئے۔ دیئے
پیے	پئے۔ پیئے
اس لیے	اسلئے
کے لیے	کیلئے وغیرہ

1۔ مذکورہ اصول کے برعکس اگر پہلے حرف پر زیر ہو تو "ء" استعمال ہو گا جیسے گئے (گ+ء+ے) نئے وغیرہ۔

2۔ پہلی مثال میں تلفظ "لی+یے" ہے یعنی آخر میں "یہ" کی خفیف آواز نکلتی ہے دوسری مثال میں تلفظ "گ+اے" ہے یعنی آخر میں "اے" کی خفیف آواز ہے لہٰذا جہاں "اے" کی آواز ہوگی تو وہاں "ء" لگایا جائے گا۔

3۔ اگر "ی" سے پہلے حرف مفتوح ہو یعنی اس پر زبر ہو اور "ی" لفظ کا آخری ہو تو "ی" پر ہمزہ لگایا جائے گا۔ جیسے کئی' نئی' بھئی' گئی' مئی' مکئی' بڑھئی وغیرہ۔

4۔ اگر "ی" سے پہلا حرف مکسور ہو یعنی اس کے نیچے زیر ہو اور "ی" "لفظ" کا آخری حرف ہو تو "ی" پر ہمزہ نہیں آئے گا۔ جیسے: گی' ای' قوی' راوی' رضی' پی' بھی' دری وغیرہ۔

5۔ تعظیمی الفاظ میں بھی آخری تلفظ "یے" ہوتا ہے "اے" نہیں ہوتا لہٰذا ان الفاظ میں "ء" نہیں آئے گا۔ جیسے: لیجے' کیجے' بھیجے' دیجے' چاہیے' بیٹھیے' کہیے' بولیے' کھولیے وغیرہ۔ ان الفاظ کو لیجئے' دیجئے لکھنا غلط ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ "ے" سے پہلے "الف" نہ ہو۔

6۔ جب "الف" کے بعد "یے" آئے اور "الف" سے پہلا حرف مفتوح ہو تو "یے" پر ہمزہ آئے گا کیونکہ ایسی صورت میں "یے" اپنی اصلی آواز نہیں دیتی بلکہ "اے" کی ہلکی سی آواز دیتی ہے۔ یہاں "ے" لفظ کا آخری حرف ہونا چاہئے۔ جیسے: آئے' لائے' کھائے' بتائے' سنائے' لگائے' جلائے' جائے وغیرہ۔

7۔ اسی طرز کے تعظیمی الفاظ پر بھی "ء" آئے گا۔ جیسے: آئیے' جائیے' سنائیے' بتائیے' وغیرہ۔ یعنی "الف" سے پہلا حرف مفتوح ہونا چاہئے اور لفظ "یے" پر ختم ہو۔

8۔ اسی طرح جب "الف" کے بعد "ی" ہو اور "الف" سے پہلا حرف مفتوح ہو تو "ی" پر ہمزہ آئے گا مثلاً: آئی' لائی' کھائی' بلائی' سنائی' بتائی' چٹائی وغیرہ۔

9۔ اسی قسم کے تعظیمی الفاظ پر بھی ہمزہ آئے گا جیسے: آئیں' گائیں' لائیں' سنائیں' بتائیں' ادائیں' جفائیں' بلائیں وغیرہ۔

10۔ جب کسی لفظ میں واؤ ساکن ہو' اس کے بعد "ے" یا "ی" ہو اور واؤ سے پہلا حرف زبر یا پیش رکھتا ہو تو "ے" اور "ی" پر ہمزہ آئے گا جیسے:

(الف) سوئی' بوئی' روئی' کوئی' دوئی' ڈوئی' وغیرہ۔

(ب) سوئے' کھوئے' روئے' بوئے' سوئے وغیرہ۔

11۔ نمبر 10 کے تحت اگر واؤ ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے تو ی یا ے پر ہمزہ نہیں آئے گا جیسے:

(الف) کھوے' چھوے' توے' جوے وغیرہ۔

(ب) قومی' روی' بدوی' لکھنوی وغیرہ۔

اردو زبان کے ماہرین نے مندرجہ بالا اصولوں کی بابت اظہار خیال کیا ہے:

انشاءاللہ خان انشاء تحریر کرتے ہیں "کیجیے' لیجیے' دیجیے" میں ج کے بعد ہمزہ حذف کرنا جائز بلکہ زیادہ فصیح ہے۔" ڈاکٹر مصطفیٰ خان اپنے ایک مقالے میں تحریر کرتے ہیں "دیکھیے' دیجیے' اس لیے وغیرہ میں "یے" پہلے ہمزہ نہ لکھا جائے۔" ڈاکٹر عبدالستار صدیقی لکھتے ہیں "ہمزہ اس وقت آئے گا جب اس سے پہلے زبر ہو۔ اگر اس سے پہلے زیر ہو گا تو "ی" آئے گی۔ یعنی "گئے" میں ہمزہ ہے مگر "کیے" میں "ی" ہے۔" ڈاکٹر شوکت سبزواری تحریر کرتے ہیں "اصول یہ ہے کہ ہمزہ اس وقت آئے گا جب اس سے پہلے زبر ہو۔ اگر ماقبل زیر ہے تو "ی" آئے گی" پروفیسر غلام رسول فرماتے ہیں "ان میں ہمزہ نہ لکھا جائے صرف "ی" لکھی جائے۔ مثلاً لیے' جیے' سے' چاہئے وغیرہ" مولانا احسن مارہروی نے کئی تجویزیں پیش کیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دیکھیے' دیجیے' لیے وغیرہ میں "ی" سے پہلے ہمزہ نہ لکھا جائے" ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں۔

"اگر حرف ماقبل مکسور ہے تو ہمزہ نہیں آئے گا "ی" لکھی جائے گی جیسے: کیے' دیے' لیے' وغیرہ اگر "ی" سے پہلے حرف مفتوح ہے تو ان لفظوں کو ہمزہ سے لکھنا صحیح ہے۔ مثلاً: گئے' نئے وغیرہ۔

نوٹ: مذکورہ مضمون کے حوالہ جات مدیر "اردونامہ" کے پاس موجود ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

آخری وقت بھی صرف وہی پاس تھیں ان کا رشتہ بظاہر ساس بہو کا رشتہ تھا لیکن ماں بیٹی کے رشتہ سے بڑھ کر معلوم ہوتا تھا اللہ تعالیٰ میری امی جان کے درجات بلند فرمائے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

محترمہ امی جان نے ہر ایک سے بہت عزت و محبت اور پیار کا سلوک کیا۔ انتہائی عبادت گذار خدمت گذار خاتون تھیں اسم بامسمّٰی تھیں بہت سی اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ اولاد کے لئے پُر شفقت ماں خاوند کے لئے خدمت گزار بیوی تھیں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے میں ہر وقت کوشاں رہتیں۔

حضرت نانا جان مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی بیٹی ہونے کے باعث ان کی بے شمار خوبیاں آپ میں نظر آتی تھیں۔ ساری زندگی باوجود مشکل حالات کے کبھی بھی آپ کو پریشان نہیں دیکھا جب بھی کوئی مشکل آئی خدا کے حضور گریہ و زاری کی اپنے لئے اپنے گھربار کے لئے اولاد کے لئے سب کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی پیاری والدہ کی ہر مشکل کو آسان کر دیا اور ان کی ہر خواہش امید سے بڑھ کر پوری ہوئی ہم سب بچوں کو ابتدائی دینی تعلیم خود ہی دی کلام الٰہی بھی خود ہی پڑھایا اور جماعتی کام بھی احسن رنگ میں سرانجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے ہمارے درمیان دعائیں کرنے والے اتنے پاک وجود کا جو خلا آگیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے پورا فرمائے اور پیاری امی جان کے درجات بلند فرمائے۔

خاکسار ان تمام دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کا شکریہ ادا کرتا ہے جو اپنے قیمتی لمحات نکال کر تعزیت کے لئے تشریف لائے اور ہمارے ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا بنے اور دلی سکون کا باعث بنے۔

اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہاء فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا امن سمجھوتے کے اہم نکات

پیرس میں جمعرت 14۔ دسمبر کو سربیا' کروشیا اور بوسنیا کے درمیان جو امن سمجھوتہ طے پایا ہے اس کے اہم نکات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ معاہدہ اصل مسودے کے علاوہ 102 نقشوں اور ۱۱ ضمیموں پر مشتمل ہے۔

بوسنیا ہرزی گووینا کو عالمی سطح پر ایک آزاد اور خود مختار ملک تسلیم کیا جائے گا۔ اس کی موجودہ سرحدیں برقرار رہیں گی۔ ملک میں دو ایوانی پارلیمنٹ ہو گی۔ ملک کا نظام ایک آئین کے ذریعے چلایا جائے گا۔ ایک آئینی عدالت ایک پریذیڈنسی' ایک کرنسی اور ایک سنٹرل بینک ہو گا۔

بوسنین ریاست دو حیثیتوں کی مالک ہو گی۔ مسلم کروٹ فیڈریشن جو بوسنیا کے 51 فیصد حصے کی مالک ہو گی۔ اور ایک سرب ری پبلک جس کا باقی ماندہ 49 فیصد علاقے پر قبضہ ہو گا۔ سربوں کو سربرے نیکا اور زیپا پر قبضہ حاصل رہے گا۔ اس کے علاوہ ان کا ہیڈ کوارٹر پالے بھی ان کے قبضے میں رہے گا۔ دریائے ساوا کے ذریعے ان کو بحیرۂ ایڈریاٹک تک رسائی حاصل ہو گی۔

دارالحکومت سرائیوو مسلم کروٹ فیڈریشن کے زیر انتظام متحد رہے گا۔ لیکن سربوں کو سکولوں دیگر لوکل سروسز اور بعض اضلاع پر انتظامی اختیار حاصل ہو گا۔

سربوں کے زیر قبضہ مشرقی اور مغربی بوسنیا کے علاقوں کو ملانے کے لئے 5 کلو میٹر چوڑ راستہ دیا جائے گا۔ برکو کے قصبے اور پوساوینا کوریڈور کا قضیہ بعد میں طے کیا جائے گا۔

اگلے سال کسی وقت بوسنیا ہرزی گووینا میں عام انتخابات آزادانہ طور پر منعقد ہوں گے۔ یہ انتخابات عالمی نگرانی میں ہوں گے۔ ووٹروں کو ان کے رہائشی علاقوں پر ووٹ ڈالنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

مہاجرین کو اپنے گھروں کو واپس آنے کی اجازت ہو گی بوسنیا میں ہر مقام پر عوام کو آنے جانے کی آزادی ہو گی۔ انسانی حقوق کی نگرانی ایک آزاد کمیشن اور انٹرنیشنل ٹرینڈ سویلین پولیس فورس کرے گی۔

جن جنگی مجرموں کو سزا ملے گی ان کو انتخابات میں حصہ لینے یا فوج میں کام کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔

سمجھوتے کے تحت نیٹو کی 60 ہزار امن قائم کرنے کی فوج تعینات کی جائے گی۔ اپنے عرصہ قیام میں یہ فوج بوسنیا ہرزی گووینا کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

سرب بوسنیا ہرزی گووینا کو تسلیم کرلیں گے اور سفیروں کا تبادلہ بھی عمل میں آئے گا۔

امریکہ سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کرے گا جس کے تحت سابق یوگوسلاویہ کے ممالک پر سے اقتصادی پابندیاں اور بوسنیا پر سے اسلحہ کے حصول کی پابندی ختم کردی جائے گی۔

○○○

بوسنیا میں فوج بھجوانے کے لئے امریکہ کی سینٹ کی اجازت

پیرس میں بوسنیا کے امن سمجھوتے پر دستخطوں سے چند گھنٹے قبل امریکی سینٹ نے صدر بل کلنٹن کو اجازت دے دی ہے کہ وہ بوسنیا میں امن قائم کرنے کے لئے امریکی فوج بھجوا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ سینٹ میں صدر امریکہ کی مخالف پارٹی اکثریت میں ہے۔ اور اس پارٹی کے قائد باب ڈول صدارتی الیکشن میں صدر بل کلنٹن کے مقابلے پر کھڑے ہو رہے ہیں۔

سینٹ نے 30 کے مقابلے میں 69 ووٹوں کی اکثریت سے صدر کلنٹن کو 20 ہزار امریکی فوجی بوسنیا بھجوانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ فوج نیٹو کی 60 ہزار فوج کا حصہ ہو گی۔ امریکی ایوان نمائندگان نے بھی بڑے معمولی فرق سے (حق میں 218۔ مخالفت میں 210) صدر بل کلنٹن کو فوج بھجوانے کے اخراجات برداشت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

سینٹ اور ایوان نمائندگان نے یہ فیصلہ اس وقت کیا جب صدر امریکہ پیرس میں معاہدے پر دستخطوں کی تقریب میں شرکت کے لئے پیرس روانہ ہو گئے تھے۔

صدر کلنٹن ٹرکوں اور ٹرین کے ذریعے امریکی فوجیوں کو بوسنیا بھجوا رہے ہیں۔ اور فوج بھجوانے کا یہ کام معاہدے پر دستخط ہونے کے ساتھ ہی شروع کر کے چند دنوں میں مکمل کر لیا جائے گا۔

○○○

مستقل امن بوسنیا کے مسلح ہونے پر منحصر ہے

بوسنیا کے بارے میں امن سمجھوتے طے پا چکا ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اجازت سے نیٹو اور امریکی کی 60 ہزار افواج بوسنیا میں اپنی پوزیشنیں سنبھالنے کے روانہ ہو چکی ہیں۔ لیکن چند سوال ابھی بھی ایسے ہیں جن کا جواب ملنا ضروری ہے۔

اس وقت اہم سوال یہ ہے کہ بوسنیا کی فوج کو کون اسلحہ اور تربیت دے گا تاکہ سال بھر کے عرصہ کے بعد جب نیٹو اور امریکہ کی افواج واپس چلی جائیں گی تو کیا پھر سے تو جنگ شروع نہ ہو جائے گی اور عالمی برادری احمقوں کی طرح دیکھتی رہ جائے گی۔

صومالیہ میں امریکہ کی فوج گئی۔ بدنامی اٹھا کر واپس بھی آ گئی۔ اب صومالیہ میں جنگ جاری ہے۔ امریکہ کے مقاصد کتنے ہی اعلیٰ نہ تھے؟ مگر کیا وہاں سے جگ ہنسائی سے امریکہ نے کوئی سبق حاصل کیا ہے؟

کیا بوسنیا میں بھی امریکی فوجیوں کو ایسی ہی بدنامی کا سامنا تو نہیں کرنا پڑے گا؟

بوسنیا کے امن سمجھوتے میں یہ طے کیا گیا ہے کہ تمام متعلقہ فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گووینا میں حالات کو معمول پر لے آئیں گے۔

لیکن کیا یہ زبانی باتیں بوسنیا کے تباہ حال جنگی میدانوں میں سچ بھی ثابت ہو سکیں گی۔ امن سمجھوتے کا یہ جملہ کیا نیٹو کی 60 ہزار فوج کے لئے راہ عمل متعین کر سکے گا۔

امن سمجھوتے میں جو بات زیادہ ابہام پیدا کر رہی ہے وہ بوسنیا کروشیا اور سربیا کے درمیان فوجی توازن کے قیام کے بارے میں ہے۔ صرف یہ کہنا کہ "متعلقہ فریق صورت حال کو معمول پر لائیں گے" کافی نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل اور منصوبہ بندی بھی تو ضروری ہے۔ مگر امن سمجھوتہ اس قسم کی ٹھوس منصوبہ بندی سے عاری ہے۔

جو بات چیت ہوئی اس میں سربیا کروشیا اور بوسنیا کی افواج کو کسی حد بندی میں رکھنے کی باتیں تو ہوئی ہیں مگر اس بارے میں کوئی قطعی رائے اختیار نہیں کی گئی۔ اس قسم کی کسی حد بندی کے بغیر مستقل اور پائیدار امن کیونکر حاصل ہو سکے گا؟

امن سمجھوتے میں اس بارے میں ایک بھی جملہ موجود نہیں ہے کہ کس طرح سے بوسنیا کی افواج کو اس کے دوسرے حریفوں کے برابر لایا جائے گا۔ اور دونوں فریقوں کو کس طرح سے فوجی طور پر برابر رکھا جائے گا۔ اور اگر دونوں فریق فوجی طاقت کے حساب سے مساوی نہ ہوئے تو مستقبل کی جنگوں کو کون روک سکے گا؟

سمجھوتے میں یہ بات کہیں درج نہیں کہ مسلم فوج کو کون ٹریننگ دے گا اور کون اسلحہ فراہم کرے گا؟ بوسنیا کے مسلمان سوچ تو یہی رہے ہیں کہ امریکہ ان کی فوج کو ٹریننگ اور اسلحہ مہیا کرے گا۔ لیکن بغیر کسی تحریری یقین دہانی کے ایسی سوچ کو قابل اطمینان قرار دیا جا سکتا ہے؟

مذاکرات ختم ہو چکے ہیں۔ امریکہ نے کوئی تحریری گارنٹی اس ضمن میں نہیں دی۔ امریکہ کا رویہ صرف یہی ہے کہ۔ ہم پر اعتماد کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کیا یہ انداز حقیقی اطمینان دے سکتا ہے؟

ابھی سے امریکی اہلکاروں نے یہ باتیں کرنا شروع کر دی ہیں کہ امریکہ نہیں بلکہ تیسری دنیا کی اقوام بوسنیا کو اسلحہ فراہم کریں گی۔ یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ ابھی سمجھوتے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی اور اس طرح کے انحراف کا مظاہرہ شروع ہو چکا ہے۔

جب امریکی اہلکاروں پر زور دیا گیا کہ وہ کونسی تیسری طاقتیں ہوں گی جو بوسنیا کو اسلحہ فراہم کریں گی تو انہوں نے قطعی جواب دینے کی بجائے اسی انداز میں بات کی جیسے وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ "ہم پر اعتماد کرو۔"

کیا ان باتوں کو سن کر بوسنیا کے مسلمان نروس نہ ہوں گے؟ بوسنیا امن سمجھوتے میں یہ ایک بہت بڑا خلا ہے۔ بہت بڑا ابہام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر بوسنیا کی فوج کو اس کے سرب اور کروٹ ہمسایوں کے برابر کی طاقت میں نہ لایا گیا تو یہ سارا امن سمجھوتہ بے کار کی مشق بن کر رہ جائے گا۔ اگر امریکہ واقعی بوسنیا میں امن چاہتا ہے تو اسے بوسنیا کو مسلح کرنے کا فریضہ خود انجام دینا پڑے گا۔ اور یہ کام بلا تاخیر شروع ہو جانا چاہئے۔

○○○

شام اسرائیل مذاکرات کا آغاز

امریکہ کی کوششیں بالاخر رنگ لائی ہیں اور کم از کم یہ فیصلہ تو ہو گیا ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان امن مذاکرات واشنگٹن کے قریب کسی جگہ پر اس ماہ کی 27۔ تاریخ سے شروع ہو جائیں گے۔

مشرق وسطی میں اب شام ہی ایسا ملک باقی رہ گیا ہے جس کا تنازعہ اسرائیل سے طے نہیں ہوا۔ کہنے کو تو لبنان کا بھی کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا لیکن یہ امر واضح ہے کہ لبنان کا فیصلہ وہی ہو گا جو شام کا ہو گا۔

چند ہفتے قبل گولان کی پہاڑیاں خالی کرنے کے بدلے امریکہ اسرائیل دفاعی معاہدے کی خبریں سننے میں آئی ہیں۔ کیونکہ گولان کی پہاڑیوں کو اسرائیلی فوج سے یک بیک خالی کر دینا اسرائیل کی سلامتی کو واضح خطرات سے دوچار کرنا ہے۔ اس لئے جب تک اسرائیل کو امن کی کوئی ٹھوس ضمانت امریکہ جیسی کسی طاقت سے حاصل نہ ہو گی اس وقت تک گولان کی پہاڑیوں کو جلد خالی کرنا ممکن نہیں ہے۔

اسرائیل اور شام کے درمیان ماضی قریب میں خفیہ مذاکرات کی خبر بھی ملی تھی۔ ان مذاکرات کے بعد امریکی وزیر خارجہ کا مشرق وسطی کا دورہ اور پھر شام کی اسرائیل سے بات چیت پر آمادگی یہ اشارے کر رہی ہے کہ اندرون خانہ کچھ نہ کچھ طے ہو گیا ہے جس کو آخری اور قطعی شکل دینا مقصود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام نے جون 95ء سے مذاکرات کا سلسلہ معطل کر رکھا ہے۔ جون سے پہلے بھی جو مذاکرات ہوتے رہے وہ بھی بے نتیجہ اور لاحاصل مشق تھے۔ اب شام کی آمادگی سے امید بندھ رہی ہے کہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ طے پا جائے گا۔

اگر ایسا ہو گیا تو ایران کو سفارتی سطح پر ایک بڑا دھچکا لگے گا۔ ایران کی حمایت سے شیعہ حزب اللہ کے چھاپہ مار جنوبی لبنان سے اسرائیل کے اندر جا کر کارروائیاں کرتے رہے ہیں۔ شام اسرائیل سمجھوتے کے بعد یہ کارروائیاں لازمی طور پر ختم کرنی ہوں گی۔ اس طرح سے ایران مزید تنہا ہو جائے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

کریں یا اب موقع ہے دین کے لئے خرچ کر دیں۔ وہ مخفی فیصلے کا وقت تھا اس وقت انہوں نے سوچا کہ دیکھی جائے گی خرچ کر دیتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ تو بڑھا کر دیتا ہے مگر جہاں یہ دکھانا ہو کہ میں نے دیکھ لیا وہاں بعینہٖ اتنے دیتا ہے جتنے خرچ کئے تھے۔ اور یہ پہلا قدم ہے صرف یقین دلانے کی خاطر۔ اگر پانچ ہزار ایک سو خرچ کیا تو اچانک ایسی جگہ سے پانچ ہزار ایک سو ہی ملے گا جو یہ پیغام دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھ لیا ہے تو نے دیا تھا یہ تو اپنا واپس لے لے اور باقی حساب بعد میں چلے گا جو مزید فضلوں کا حساب ہو گا اور پھر آتا وہاں سے ہے جہاں کسی کا ذہن جا ہی نہیں سکتا۔ مدتوں پہلے کوئی تجارت کی، وہاں کوئی غلطی ہو گئی، سال ہا سال تک اس کمپنی نے توجہ نہ کی آخری حساب فہمی ہوئی تو اتنے روپے مل گئے جتنے روپے اس شخص نے ایک دن پہلے یا ان کی اطلاع ملی جو ایک دن پہلے اس نے خدا کی خاطر پیش کئے تھے اپنی مجبوریوں کے باوجود اپنی ضرورتوں کے پیٹ کاٹ کر۔ تو اللہ تعالیٰ جب اتنے ہی دیتا ہے تو یہ مراد نہیں ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے دس گنا کا وعدہ پورا نہیں کیا یا ستر گنا کا وعدہ پورا نہیں کیا جو مزہ اتنے میں ہے وہ ہزاروں لاکھوں میں ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ بعینہٖ اتنا یہ اطلاع دے رہا ہوتا ہے کہ تمہارا خدا دیکھ رہا ہے ان لمحوں پر اس کی نظر تھی اور ثبوت کے طور پر تمہیں دے رہا ہے کہ میں نے دیکھ لیا ہے تم فکر نہ کرو۔ تم میری نظر میں ہو اور مجھے تمہاری یہ ادا پسند آگئی ہے۔

تو جو مخفی قربانیوں کے مزے ہیں جو وہ جہان ہے وہ چیز ہی اور ہے۔ وہ قربانیاں بعض دفعہ ظاہر بھی ہوتی ہیں میں نے جیسا کہ بیان کیا ہے مجھے بھی مثلاً لوگ لکھتے ہیں۔ لیکن وہ لمحے جو فیصلہ کن لمحے تھے وہ خالصتاً مخفی تھے وہ دنیا کے دکھاوے سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں رکھتے تھے۔ پھر بعد میں وہ چندوں کی فہرست میں بھی آجاتے ہیں، ان کو رسیدیں بھی کاٹ کے دی جاتی ہیں مگر ان کی مخفی نوعیت خدا کی نظر میں پھر بھی مخفی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ تو پھر اب نظام جماعت کے کاروبار ہیں اور اس نے کوئی نہ کوئی تو رسیدیں کاٹنی ہیں حساب رکھنا ہے۔ مگر فیصلہ کرنے والا جو عین خدا کی نظر میں راتوں کے وقت یا دوسرے اخفاء کے پردوں میں فیصلہ کرتا ہے اس کی قربانی خدا کے حضور مخفی ہی لکھی جاتی ہے۔ اور اس لئے صبح کے وقت جو فرشتے اٹھتے ہیں وہ سب سے پہلے اس خرچ کرنے والے کو دعا دیتے ہیں جس نے لازماً راتوں کو بھی خرچ کیا ہو۔ کیونکہ صبح کے فرشتوں نے تو دن کا حال دیکھا ہی نہیں اس سے میں استنباط کر رہا ہوں کہ راتوں کو کچھ دیکھی ہیں باتیں ان فرشتوں نے جو صبح کو آکر ان کی نظر کے سامنے آتی ہیں تو کہتے ہیں اے خدا اس بندے کو بہت دے اور ان کے اموال میں پھر برکت عطا کی جاتی ہے۔

(از خطبہ یکم ستمبر 95ء)

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب 23۔دسمبر 95ء تا 29 دسمبر 95ء رخصت پر ہوں گے اس عرصہ کے دوران مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک صاحب ایف آر سی ایس کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ اور آپریشن تھیٹر میں اپریشن کریں گے۔

آؤٹ ڈور

95-12-22 بروز جمعہ ساڑھے تین بجے شام تا پانچ بجے شام

95-12-23 بروز ہفتہ آٹھ بجے صبح تا دو بجے دوپہر ساڑھے تین بجے شام تا پانچ بجے شام تک

95-12-25 بروز سوموار آٹھ بجے صبح تا دو بجے دوپہر۔ ساڑھے تین بجے شام تا پانچ بجے شام

95-12-26 بروز منگل ساڑھے تین بجے شام تا پانچ بجے شام

95-12-28 بروز جمعرات آٹھ بجے صبح تا دو بجے دوپہر

اپریشن تھیٹر

95-12-24 بروز اتوار دوپہر

95-12-26 بروز منگل دوپہر

95-12-27 بروز بدھ دوپہر

95-12-29 بروز جمعہ دوپہر

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب دارالصدر ربوہ کافی عرصہ سے شوگر اور فالج کی وجہ سے صاحب فراش اور زیر علاج ہیں۔ اب کسی قدر افاقہ ہے لیکن ابھی تک خوراک نالی کے ذریعہ سے دی جا رہی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قریشی خالد ندیم صاحب معلم اصلاح و ارشاد جھنگ صدر کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "احمد ندیم" عطا فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم مرزا محمد برہان صاحب بابت ترکہ سکینہ عثمان صاحبہ)

مکرم مرزا محمد برہان صاحب A/1-32 عثمان منزل باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی والدہ محترمہ سکینہ عثمان صاحبہ زوجہ مرزا محمد عثمان صاحب قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبران 2/49.B برقبہ 18 مرلے 49 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم شرقی۔ 12/9 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالصدر 3/45B برقبہ دس مرلے 78 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم شرقی میں الاٹ شدہ ہیں۔ لہذا ان قطعات میں سے میرا حصہ مجھے دلایا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(i) مکرم مرزا محمد لقمان صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم مرزا محمد داؤد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم مرزا محمد مسعود صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم مرزا محمد الیاس صاحب (بیٹا)
(v) مکرم یحیٰ عثمان صاحب (بیٹا)
(vi) مکرم مرزا محمد برہان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

موصیان کرام اور تعلیم کلام الٰہی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا کلام الٰہی کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم کلام الٰہی اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

اعلان داخلہ فائن آرٹس کلاس

○ لاہور آرٹس کونسل 68۔ شاہراہ قائد اعظم لاہور

لاہور آرٹس کونسل کی فائن آرٹس کلاس میں داخلہ ٹیسٹ امتحان کی اساس پر ہو گا۔ ٹیسٹ / امتحان بروز سوموار مورخہ 15۔ جنوری 1996 کو تین بجے سہ پہر الحمراء آرٹس اکیڈمی 68۔ شاہراہ قائد اعظم لاہور میں منعقد ہو گا۔ داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ جنوری 96ء مقرر ہے۔

اہلیت:۔ میٹرک کم از کم سیکنڈ ڈویژن

(نظارت تعلیم)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور عہدیداران سے ضروری گزارش

○ تحریک جدید کے سال نمبر 11-31-52-62 کا اعلان فرماتے ہوئے لندن میں 3۔ نومبر 95ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کی روشنی میں جملہ احباب جماعت کے وعدہ جات مرکز کو فراہم فرما کر عند اللہ ماجور ہوں فاستبقوا الخیرات کے تحت 31۔ دسمبر 95ء تک اسی ماہ کے اندر اندر اس کار خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر حضرت صاحب کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ گوجرانوالہ میں مسلم لیگ (ن) کے رہنما اور سابق وفاقی وزیر غلام دستگیر خان ایم این اے کے گلستان سینما میں بم کا دھماکہ ہونے سے 3۔افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔ اس وقت سینما حال میں "جنگل کا قانون" نامی فلم چل رہی تھی۔ شدید دھماکہ انٹرول سے پانچ منٹ پہلے ہوا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ کنکریٹ کے فرش پر گڑھا پڑ گیا۔ کئی فلم بین اچھل کر چھت سے جا ٹکرائے دھماکہ گیلری میں ہوا۔ دھماکہ سے بجلی منقطع ہو گئی اور سینما گھر میں بھگدڑ مچ گئی لوگ دیوانہ وار باہر بھاگے اور اس کوشش میں کئی لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا کر زخمی ہو گئے۔ بعض زخمیوں کو جن کی حالت نازک تھی لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ دوسرے شو کے ہاف ٹائم سے چند منٹ پہلے ایک نامعلوم شخص ایک تھیلا چھوڑ کر ہال سے نکل گیا۔ جس کے چند منٹ بعد دھماکہ ہوا اور سینما میں ہر طرف خون ہی خون پھیل گیا۔ دھماکہ سے سینما کی گیلری کی چھت اڑ گئی۔ شیشے اور کرسیاں ہال سے باہر آگریں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کے دور میں برطرف کئے جانے والے محکمہ جنگلات کے 179 ملازم بحال کر دیئے گئے۔ عدالت عالیہ میں اس مقصد کے لئے ایک رٹ دائر کی گئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ان افراد کو پیپلز پارٹی سے وابستگی کے الزام میں برطرف کیا گیا تھا۔

○ کراچی میں امام بارگاہ میں فائرنگ کر کے دو نمازیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ دو دہشت گرد بھی پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ صبح سویرے چھ بجے نماز فجر کے وقت 6 دہشت گرد امام بارگاہ میں داخل ہوئے نمازیوں کو قابو کر کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ کر اوندھا لٹا دیا۔ 15 منٹ تک مختلف سوالات کرتے رہے پھر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ پولیس نے اطلاع ملنے پر دہشت گردوں کا تعاقب کیا اور محمود آباد کے قریب فائرنگ کر کے دو دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ ان کے دو اور ساتھیوں کو اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ مسجد (امام بارگاہ) بلوچ کالونی میں ایک مکان کی چھت پر بنی ہوئی ہے۔

○ کراچی شہر میں 24 گھنٹے کے دوران 6۔افراد ہلاک ہوئے ایک لاش بوری میں بند ملی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت کالا باغ ڈیم کے بارے میں واضح اعلان کرے۔ اقتصادی مسئلہ کو سیاسی بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن کے لئے کئے گئے معاہدے پورے نہیں ہوں گے اور ہرجانے بھرنے پڑیں گے۔

○ وزیر قانون نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے ساتھ مذاکرات کا ابھی کوئی امکان نہیں۔ ایم کیو ایم کے خطوط میں کچھ نہیں ہوتا۔ مذاکرات کی بحالی کے بارے میں مسٹر اجمل دہلوی بہتر بتا سکتے ہیں۔ ان کے خطوط میں کوئی جواب طلب بات نہیں ہوتی۔

○ قائد حزب اختلاف نے نئے چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کی نامزدگی کے بارے میں کہا ہے کہ صدر مملکت نے پہلی مرتبہ اچھے طریقے سے طاقت استعمال کی ہے۔ ایک سینئر فوجی افسر کو اس کا حق دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل کی فکر کریں۔ سب سمجھ رہے ہیں۔ صرف بے نظیر نہیں سمجھ رہیں۔ 1993ء میں ہم بھی مڈٹرم الیکشن کے لئے تیار نہیں تھے۔ مگر کیا ہوا۔ ملکی مسائل کا واحد حل انتخابات ہیں۔ عدلیہ کا بیڑہ غرق کر دیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں حکومت اور اپوزیشن میں مذاکرات کرانے کے لئے تیار ہوں۔ وزیر اعظم بے نظیر سے اختلافات نہیں۔ ان کا احترام کرتا ہوں۔

○ سپریم کورٹ نے شیخ رشید کو بہاولپور سے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل منتقل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے ان کا کیس راولپنڈی میں زیر سماعت ہے ایسے میں انکو بہاولپور بھیجنے کی کیا منطق تھی۔ عدالت نے استفسار کیا کہ ان کی منتقلی کا حکم کس اتھارٹی نے دیا؟ یہ حکم درخواست ضمانت کی سماعت کے موقع پر دیا گیا۔ فاضل عدالت نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو حکام سے مشورہ کرنے کا وقت بھی دیا۔

○ اسیر مسلم لیگی رہنما شیخ رشید نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ اندھیرے میں سچائی کی مشعل ہے۔ انصاف کے سہارے ہی جمہوریت زندہ رہ سکتی ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ مولوی کو ترقی کے راستے میں دیواریں کھڑی نہیں کرنے دیں گے۔ قدامت پسندوں نے پندرہ برس میں ملک کو تین سو برس پیچھے دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلمی صنعت کی ترقی کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ فلمی صنعت کے تمام مسائل حل ہوں گے۔ اکیڈمی بنے گی خام مال پر ڈیوٹی بھی کم کراؤں گا۔

○ بھارت واپس آتے ہی امریکی سفیر نے سینئر بھارتی وزراء کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے۔ بھارت کی وزارت داخلہ اور امریکی سفارت خانے کی طرف سے مذاکرات کی نوعیت بتانے سے انکار کر دیا گیا۔

○ پاکستان نے ایران کی یہ پیشکش مسترد کر دی کہ اگر وہ اسے ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کر دے تو پاکستان کو آئندہ تین برس کے بجٹ کی ضروریات کی تکمیل کے لئے تین اعشاریہ دو ارب ڈالر کی مالیاتی امداد دینے کو تیار ہے۔ ایران نے نواز شریف کے دور میں بھی ٹیکنالوجی کے بدلے میں امداد کی پیشکش کی تھی۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر شیخ چلی کی طرح اقتدار کے سپنے دیکھ رہے ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت سے تجارت سے مسئلہ کشمیر پر اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم ضروری ہے لیکن اسے قومی اتفاق رائے سے بننا چاہیے۔

○ پنجاب کے قائم مقام گورنر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ ناراض ارکان پارٹی کے مکمل وفادار ہیں۔ حکومت ٹھیک جا رہی ہے۔ ختم ہونے کی باتیں افواہیں ہیں۔

○ باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اگلے ماہ بجلی اور گیس کی قیمتیں پھر بڑھیں گی عالمی بینک نے سال میں دو مرتبہ نرخوں میں اضافے کی شرط رکھی ہے۔

○ اعلیٰ سیاسی حلقوں میں یہ تجویز گردش کر رہی ہے کہ سرکاری اور اپوزیشن کے 5۔ارکان کے مشترکہ وفد کو صدارتی نظام والے 5 ممالک کا دورہ کرا کے وہاں کی خوبیاں اور نقائص جانچنے اور پھر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں مدد حاصل کی جائے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے واپڈا کی طرف سے اضافی چارج کو جائز قرار دیئے جانے پر ہزاروں صارفین چیختے چلاتے ہوئے واپڈا کے مختلف دفاتر میں جا کر واپڈا حکام سے تو تکار کرتے رہے۔ صارفین نے کہا کہ ہمیں نئے عذاب میں ڈالا جا رہا ہے۔ واپڈا کے حکام نئے بل اگلے ماہ سے بھیجنے شروع کر دیں گے۔

○ پنجابی پختون اتحاد کے سربراہ ملک غلام سرور اعوان نے کہا ہے کہ کراچی میں مزید تین ماہ آپریشن جاری رہے تو امن قائم ہو جائے گا۔

وہ علاقے جہاں ایم کیو ایم کی مرضی کے بغیر پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا وہاں اب عام لوگ بھی جا سکتے ہیں۔ ممنوعہ علاقے شہریوں کے لئے کھل چکے ہیں۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان اور افغان نمائندہ کے درمیان شدید جھڑپ ہو گئی۔ افغان نائب وزیر خارجہ نے الزام عائد کیا کہ طالبان جنہوں نے کابل کا محاصرہ کر رکھا ہے ان کو پاکستان نے مضبوط کیا ہے۔ پاکستانی سفیر احمد کامل نے اس کا الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ افغان حکومت محض پراپیگنڈہ کر رہی ہے۔

○ وزارت دفاع نے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں ملوث باغی فوجی افسروں کے خلاف فرد جرم تیار کر لی ہے۔ اب ان کو چارج شیٹ دے دی جائے گی۔ ملزم افسران میں میجر جنرل ظہیر السلام عباسی' بریگیڈیئر مستنصر باللہ۔

اقصیٰ روڈ
بشیر گولڈ سمتھ
ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

1911ء سے معروف حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
علامات
مُردہ بچے پیدا ہونا ۔ امید کا نقصان
حمل نہ ہونا ۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-284834 فیکس 0431-219686

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

ہائی کوالٹی ڈش
آزمودہ
گارنٹی شدہ
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434